بسم اللہ الرحمن الرحیم
گلدستۂ نعت و منقبت
گلشنِ مدینہ
(قاری) شکیل اختر فریدپوری

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

گلدستۂ نعت و منقبت

گلشن مدینہ

شاعــــر

(قاری) شکیل اختر فرید پوری تحصیل بہیڑی ضلع بریلی شریف یوپی

فون نمبر 9719152772

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	گلدستۂ نعت ومنقبت گلشن مدینہ
ناشاعر	قاری شکیل اختر فرید پوری معلم جامعہ اردو علی گڈھ قصبہ فرید پور بھیڑی ضلع بریلی شریف موبائل نمبر 9719152772
صفحات	۶۴
سن طباعت	محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء
کتابت	محمد اظہر خاں نوری، نوری کمپیوٹرس بھورے خاں، پیلی بھیت
ناشر	شکیل فرید پوری
قیمت	روپیہ -/Rs. 15
اشاعت باراول	۵۰۰

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

گرامی قدر والد بزرگوار عالیجناب عزت مآب فیاض علی صاحب مرحوم کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جنہوں نے اپنی غریبی میں بڑی محنت و مشقت کے ساتھ مجھے پڑھایا لکھایا جنکی نگاہ خاص کے طفیل میں میں اس لائق ہوا۔

اللہ تعالیٰ انکے مرقد پر رحمت وانوار کی بارش فرمائے۔ ضغطۂ قبر سے محفوض فرمائے اور سرکار دو عالم ﷺ کے جلووں سے منور ومجلیٰ فرمائے۔ (آمین)

تاریخ وصال ۳/ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۰ جون ۲۰۰۶ء شب جمعہ۔

محمد شکیل اختر ازہری فرید پوری

۱۰/ دسمبر ۲۰۰۷ء دن پیر شریف

کچھ اپنی بابت

محترم قارئین............سلام ورحمت

میں حقیر وفقیر سراپا تقصیر (قاری) محمد شکیل اختر ازہری ابن جناب فیاض علی صاحب (مرحوم) بڑے فخر ومسرت کے ساتھ نعتیہ کلام کا مجموعہ بنام (گلشن مدینہ) زیور طبع سے آراستہ کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں۔

۱۹۹۶ء سے شاعری کا آغاز ہوا۔ جب سے آجتک الحمدللہ اسی مبارک مشغلہ میں سرگرم عمل ہوں۔ یوں تو نعت گوئی ایک صنف نازک تر ہے۔ وہ جس پر خدا اور رسول کا فضل وکرم ہو جائے۔ ہر ایک کے بس کا کام نہیں کہ اس میدان میں قدم رکھ سکے:-

نعت شہ کونین کا لکھنا نہیں آساں
لغزش ہو تو ایمان کے جانے کا خطرہ ہے

میں باضابطہ شاعر وادیب نہیں ہوں نہ شعراء کی صف میں شمار کرانے کی غرض سے یہ مجموعہ شائع کرر ہا ہوں۔ بلکہ صرف اسلئے کہ شاید پروردگار عالم نعت گوئی کے طفیل معاف فرمائے۔

اگر اہل سخن حضرات کو کوئی خامی نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاح فرمائیں۔ ویسے تو قبلہ غلام محی الدین روح لکھنوی ومرحوم طاہر تلہری سے شرف تلمذ حاصل ہے دعا کریں کہ رب قدیر بوقت مرگ ہم سب کی زبانوں پر نعت رسول کے ترانے جاری رہیں آمین (شکیل فرید پوری)

حمد باری تعالیٰ

لائق حمد و ثنا ارفع و اعلیٰ تو ہے
خالق ارض و سما مالک دنیا تو ہے

تو جو چاہے تو اندھیرے میں اجالا ہو جائے
تو جو چاہے تو اجالے میں اندھیرا ہو جائے

عدل و انصاف کا مالک ہے تو قہار ہے تو
میں خطا کار گنہ گار ہوں غفار ہے تو

تو ہی اول تو ہی آخر تو ہی باطن ظاہر
تو ہی حاکم تو ہی عادل تو ہی جابر قاہر

تیری وہ ذات ہے جس کو نہ کبھی آئے زوال
سب کمالات ہیں تجھ سے تو ہی بس اہل کمال

ہے خطا کار گنہگار سیہ کار شکیلؔ
بخش دینا اسے محشر میں تو اے رب جلیل

نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر سرکار کی چشم کرم اک بار ہو جائے
مری ٹوٹی ہوئی کشتی بھنور سے پار ہو جائے

حقیقت میں جسے بھی مصطفیٰ سے پیا ہو جائے
مرا دعویٰ ہے وہ فردوس کا حقدار ہو جائے

یہ فیضان قدوم میمنت ہے اے مسلمانو
کہ بنجر سی زمیں میں اک آن میں گلزار ہو جائے

انہیں کے دم قدم سے ہے نشاط زندگی حاصل
وہ رخ کو پھر لیں تو زندگی بیکار ہو جائے

اٹھا دیں گر دعا کیواسطے دست کرم آقا
تو مفلس بھی ذرا سی دیر میں زردار ہو جائے

نبی کے غیب داں ہونے کا جو انکار کرتا ہے
جہنم میں وہ جلنے کے لئے تیار ہو جائے

کہونگا تب شکیل مضطرب تقدیر اچھی ہے
رسول اللہ کے در کا اگر دیدار ہو جائے

....

Scanned by CamScanner

نعت احمد

کیا ملے گا تجھے زمانے سے
مانگ لے ان کے آستانے سے

آئے دنیا میں جب حبیب خدا
تیرگی مٹ گئی زمانے سے

گمشدہ مل گئے سوئی شب میں
میرے آقا کے مسکرانے سے

ہم بھی حقدار ہیں کرم میں حضور
کچھ عطا کیجئے خزانے سے

ان کی الفت اگر نہیں دل میں
فائدہ کیا ہے سر جھکانے سے

چور ابدال بن کے آتے ہیں
غوث اعظم کے آستانے سے

درس ملتا ہے دین داری کا
اعلیٰ حضرت کے آستانے سے

دوستی کر کے مار ڈالے گا
بچ وہابی کے دوستانے سے

مدحت مصطفے کیئے جا شکیلؔ
بخش دیگا وہ اس بہانے سے

نعت مکی

ساقیٔ کوثر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
خلق کے سرور نبیوں کے افسر صلی اللہ علیہ وسلم

آئی صدا یہ قلب سے اکثر صلی اللہ علیہ وسلم
وقت نزاع ہو جاری زباں پر صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں جب آپ تشریف لائے کفر نے اپنے چہرے چھپائے
رہبر اعظم ھادی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

مشکِ ختن ہو یا وہ عنبر بوئے حنا ہو یا ہو چنبیلی
اُنکا کا پسینہ ہے سب سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

آقائے نعمت دریائے رحمت غمخوار امت روز قیامت
اُوڑھ کے آئیں گے نورانی چادر صلی اللہ علیہ وسلم

بے چین ہے اک بندہ تمہارا روضہ کا ہوگا کسدم نظارہ
ہو اک نگاہ لطف پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح دوشنبہ بارہ ربیع الاول ہے اور وقت ولادت
آؤ شکیل اب سب پڑھیں مل کر صلے اللہ علیہ وسلم

نعت مدنی

نکھرا انہیں سے رنگِ رخ آفتاب ہے
گویا انہیں سے سارا جہاں فیضیاب ہے

ثانی نہیں ہے کوئی تیرا کل جہان میں
بے مثل و بے نظیر ہے تو لا جواب ہے

گستاخیاں کرے جو محمد کی شان میں
دنیا و آخرت میں وہ خانہ خراب ہے

مقبول ہر دعا جہاں ہوتی ہے مومنو
پیارے رسول کا وہ درِ مُسْتَجَابُ ہے

تھاما ہے جس نے دامن محبوب کردگار
دونوں جہاں میں ہاں وہی کامیاب ہے

کھٹکا نہیں ہے ہم کو حساب و کتاب کا
محشر کے واسطے وہ نبی انتخاب ہے

اس چندروزہ زیست پہ نازاں نہ ہو شکیلؔ
ہستی کا کیا بھروسہ یہ مثل حُباب ہے

نعت رسول

میرا دین ایماں ولائے محمد ﷺ
ہے مقصود میرا ثنائے محمت ﷺ

خدا خود ہے اپنے نبی کا ثنا خواں
بیاں کس طرح ہو ثنائے محمد ﷺ

سوئی گمشدہ مل گئی عائشہ کو
اندھیرے میں جب مسکرائے محمد ﷺ

گدائی تیرے در کی اللہ اکبر
ہے شاہوں سے افضل گدائے محمد ﷺ

نہ آتے وہ دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتا
وجود جہاں ہے برائے محمد ﷺ

جھکی بہر تعظیم دیوار کعبہ
جہاں میں جو تشریف لائے محمد ﷺ

ہوئی ظلمتِ کفر کافور یکسر
جہاں میں جو بھیلی ضیائے محمد ﷺ

غلاموں کو ناز شہنشاہ بنا دیں
نرالی ہے شان عطائے محمد ﷺ

شکیل حزیں ہے اسی میں بھلائی
بنوں جان و دل سے فدائے محمد ﷺ

نعت حبیب

ہے فقط اتنا ہی ارمان رسول عربی
میں رہوں صاحب ایمان رسول عربی
سامنے گنبد خضریٰ کا حسیں منظر ہو
جب نکلتی ہو میری جان رسول عربی
آپ کا ثانی دو عالم میں نہیں ہے کوئی
یہ بھی ہے آپ کی پہچان رسول عربی
اے وہابی کبھی محتاج نہ کہنا انکو
دونوں عالم کے ہیں سلطان رسول عربی
اک اشارے میں قمر چیر دے سینہ اپنا
کتنی اعلیٰ ہے تیرے شان رسول عربی
برق اب کیسے جلائے گی نشیمن میرا
کیوں کہ ہیں میرے نگہ بان رسول عربی
دل سے جب جب بھی پکارا ہے شکیل آقا کو
ہر مصیبت ہوئی آسان رسول عربی

☆☆☆☆

نَعتِ مُزَمِّل

وہ میرا سویا مقدر جگانے والے ہیں
حضور مجھ کو مدینہ بلانے والے ہیں

جسے یقیں نہ ہو دیکھے وہ امتحاں لے کر
ہم اپنے دین پہ سر کو کٹانے والے ہیں

درخت اتنا گھنیرا ہے باغِ احمد کا
کہ جسکے سائے میں سارے زمانے والے ہیں

اسیرو اب تو اٹھو اور کچھ تو عرض کرو
وہ قیدِ غم سے رہائی دلانے والے ہیں

انہیں کے ہاتھ میں سارا نظامِ عالم ہے
وہی ہر ایک کی بگڑی بنانے والے ہیں

شکیلؔ حوریں دھلائیگی دیکھ لینا دہن
جواُن کی نعت کے نغمے سنانے والے ہیں

☆☆☆☆

گنبد خضرا

یہ میری جان گنبد خضریٰ ☆ تجھ پہ قربان گنبد خضریٰ

یوں تو گنبد بہت ہی ہیں لیکن ☆ ہے الگ شان گنبد خضریٰ

ہے بہار جناں خدا کی قسم ☆ تجھ پہ قربان گنبد خضریٰ

دیکھنے کو تجھے ترستا ہے ☆ ہر مسلمان گنبد خضریٰ

جان و دل سے بھی ہے عزیز ہمیں ☆ انکا استھان گنبد خضریٰ

تجھکو نسبت ہے شاہ بطحیٰ سے ☆ تو ہے ذیشان گنبد خضریٰ

رات دن رحمتوں کی بارش ہے ☆ نور کی کان گنبد خضریٰ

تجھ میں صدیق اور عمر بھی ہیں ☆ تو ہے ذیشان گنبد خضریٰ

کب دکھاؤ گے ہم بھی دیکھیں گے ☆ ہے یہ ارمان گنبد خضریٰ

اب دکھادو شکیل کو آقا

اپنا ایوان گنبد خضریٰ

سرور دو عالم پر جو نثار ہوتا ہے
وقت کے اماموں میں وہ شمار ہوتا ہے

یاد میں مدینہ کی حال ہے یہ اب میرا
دامنِ دل نازک تار تار ہوتا ہے

کیا حسین ہے آقا تیرا گنبد خضریٰ
شوق جس کو پانے کا بار بار ہوتا ہے

منحرف جو ہو جائے ان کے آستانے سے
در بدر زمانے میں ہاں وہ خوار ہوتا ہے

جب سجائی جاتی ہے ان کے نام کی محفل
با خدا ہر اک لمحہ نور بار ہوتا ہے

فیض پیر و مرشد ہے اے شکیل یہ تجھ پر
نعت کا ہر اک مصرع شاندار ہوتا ہے

نعت مصطفیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آئے دنیا میں جس دم حبیب خدا ☆ کفر گھبرا کے اوندھا زمیں پر گرا
چھائی ہر سمت رحمت کی کالی گھٹا ☆ چار جانب سے آنے لگی یہ صدا
آگئے آگئے سرورِ انبیا : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

کس کے صدقے بنے یہ زمین و زماں ☆ کس کے صدقے میں ہیں یہ مکین و مکاں
اور کس کی بدولت چنین و چناں ☆ وجہ کون و مکاں مالک این و آن
احمد مصطفیٰ شاہ ہر دو سرا : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

رب سے جرم و خطا بخشوائیگا کون ☆ نار دوزخ سے ہم کو بچائیگا کون
اور جنت میں داخل کرائیگا کون ☆ جام کوثر کے پیاسو پلائیگا کون
بالیقین بالیقیں باخدا بخدا : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

صاحب استطاعت بنا دیجئے ☆ اپنے در پے مجھے بھی بلا لیجئے
میری خوابیدہ قسمت جگا دیجئے ☆ سبز گنبد وہ جالی دکھا دیجئے
ہوگا مجھ پہ کرم اور کرم پہ عطا : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ہے شکیل حزیں کا یہی مدعا ☆ مدحت مصطفیٰ ہو میرا مشغلا
قبر میں منھ سے نکلے یہی برملا ☆ آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجیٰ
آپ نور الھدیٰ آپ کہف الوریٰ : مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

جو بھی غلام سید ابرار ہو گیا
رب کریم اس کا طرفدار ہو گیا

سودا کیا ہے جس نے رسول خدا کے ہاتھ
پروردگار اس کا خریدار ہو گیا

فرمائی ہاتھ اٹھا کے دعا جب حضور نے
مفلس ذرا سی دیر میں زردار ہو گیا

نام رسول پاک کا فیضان دیکھئے
منجدھار سے سفینہ میرا پار ہو گیا

یہ سب نبی کے عفو و کرم کا کمال ہے
قصر معاصی مومنو مسمار ہو گیا

انکار کا نتیجہ ذرا دیکھو نجدیو
شیطان کتنا اچھا تھا بیکار ہو گیا

وہ جذبہ جہاد تھا حضرت حسین میں
قرباں خدا کے نام پہ گھر بار ہو گیا

پروانۂ نجات ملا ہے اسے شکیلؔ
حاضر در نبی پہ جو اک بار ہو گیا

نعت حجازی

صدائیں آتی ہیں اکثر یہ قلب مضطر سے
بلاوا آئیگا کس دن حضور کے گھر سے

کچھ ایسا عام ہے جود و نوال آقا کا
تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے

وہ کون ہے جو رہین کرم نہیں ان کا
تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے

ہوا ہے ہر کس و ناکس پہ اکتساب فیوض
ملی ہے بھیک زمانے کو آپکے گھر سے

اسے دخولِ جناں کا پیام ہے واللہ
جُڑا ہوا ہے جو اللہ کے پیمبر سے

نماز میں تو مزہ آئیگا ہمیں اس دم
یہ دل لگا ہوا ہمارا حبیب داور سے

لہو بہاؤ محمد کے دین کی خاطر
سبق ملا ہے یہ کربل میں ابن حیدر سے

بلا لو اب تو مدینہ شکیل کو آقا
مفارقت میں مدینے کی کب تلک ترسے

نعت ہاشمی

شاہوں سے اس کا افضل و اعلیٰ مقام ہے
جو بھی رسول پاک کے در کا غلام ہے

پڑھتا رسول پاک پر جو درود و سلام ہے
واللہ اسے دخلول جناں کا پیام ہے

انوار مصطفیٰ کی یہ برکت ہے مومنو!
روشن ہمارا خانۂ دل صبح و شام ہے

سونی ہے راہ زندگی دیدار کے بغیر
جلوہ دکھایئے کہ دل اب تشنہ کام ہے

در پہ بلا کے سن لو میری داستان غم
قصہ میری حیات کا یوں ناتمام ہے

دولت ہے اور نہ طاقت پرواز ہے حضور
یوں زیست میری الجھی ہوئی زیر دام ہے

ہوتا ہے اور ہوگا وہ جو چاہیں مصطفیٰ
ہاتھوں میں انکے سارے جہاں کا نظام ہے

اپنے تو کیا سبھی کو ملا کرتا ہے وہاں
جودو نوال آپ کا کچھ ایسا عام ہے

قائل نہیں جو عظمت سرکار کے شکیل
سجدہ ہے ان کا نہ ہی رکوع و قیام ہے

نعت پاک

صدائیں آتی ہیں اکثر یہ میرے قلب مضطر سے
بلاوا کاش آجائے میرے محبوب کے گھر سے

کرم اور فضل کی خیرات مجھکو بھی عطا کیجئے
زمانہ پل رہا ہے میرے آقا آپ کے گھر سے

ہر ایک سائل نے اپنا گوہر مقصود پایا ہے
کوئی محروم کب لوٹا رسول پاک کے در سے

نبی کا ذکر کتنا باعث برکت ہے اے لوگو
بلائیں دور ساری ہو گئیں واللہ میرے گھر سے

یہ رنگینی یہ شادابی نہیں پاؤگے جنت میں
تقابل کر کے لوگو دیکھ لو دربار اطہر سے

نبی کا معجزہ تو دیکھئے کیا روح پرور ہے
پگھل جاتے ہیں پتھر موم ہو کر پائے اطہر سے

بلا لو یا رسول اللہ بلا لو یا رسول اللہ
مدینے کی جدائی میں یہ خادم کب تلک ترسے

ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو ان کی الفت میں
دعا شام و سحر یہ مانگتے ہیں رب اکبر سے

شکیل ان کو پکارا جب کبھی ہم نے مصیبت میں
ہمارے واسطے آئی مدد محبوب داور سے

نعت رسول

سرِ محشر اگر چہ یوں تو سارے انبیاء ہونگے
مگر آقا ہمارے شافع روز جزا ہونگے

جیو ان کی محبت میں مرو انکی محبت میں
محبت کے فرائض تب کہیں جا کر ادا ہونگے

وصال مرگ کی حسرت ہمیں کچھ اس لئے بھی ہے
شہنشاہ دو عالم قبر میں جلوہ نما ہونگے

یہ سنتے ہیں بہار خلد بھی قربان ہے اس پر
نبی کے شہر کے نظارے کیا ہی دلکشا ہونگے

ہر اک نیکی بدی کا فیصلہ ہو جائیگا اک دن
بروز حشر سارے لوگ جب پیش خدا ہونگے

بسی ہو گی اگر خوشبو شکیلؔ ان کی محبت کی
تمہاری نعت کے اشعار تب رنگیں ادا ہونگے

نعت کریم

دونوں عالم میں محمد مصطفیٰ کا نور ہے
ذرہ ذرہ آپ ہی کے نور سے معمور ہے
ہے میرا ایمان وہ رنج و الم سے دور ہے
سرور کون و مکاں کے عشق میں چور ہے
آئیں گے مجھ میں غلامان محمد ایک دن
با خدا اس بات پر فردوس بھی مسرور ہے
انکی الف کے بنا سجدہ نہیں ہوگا قبول
اے وہابی کس لئے سجدے پہ تو مغرور ہے
اختیارات دو عالم آپ کی مٹھی میں ہیں
آپ کی مرضی جو ہو رب کو وہی منظور ہے
ساغر و مینہ کا حاجت ہو نہ ہو خُم کی تلاش
بادۂ ایمان سے جس کا بھی دل مخمور ہے
علم غیب ان کو دیا ہے بالیقیں اللہ نے
نجدیو یہ بات تو قرآن میں مذکور ہے
دیکھ کر چہرا رضا کے شیر کا اے دوستو
ہر وہابی دیوبندی راہ سے مفرور ہے
کس طرح آئے مدینہ بے سروساماں شکیلؔ
حال خستہ دل شکستہ بیکس و مجبور ہے

نعت طیبہ

باغ طیبہ سے ہوا آنے لگی
میرے دل کی کلی مہکانے لگی
یاد طیبہ کی مجھے آنے لگی
آتش دید کو بھڑکانے لگی
سبز گنبد کا نظارہ ہو مجھے
جان اب جسم میں گھبرانے لگی
اپنے جلوں سے منور کر دو
دل کی کھیتی میری مرجھانے لگی
پھیلی جس وقت ضیائے سرور
تیرگی دیکھ کے شرمانے لگی
انکی محفل جو سجائی ہم نے
نور و نکہت کی گھٹا چھانے لگی
جب چلے لوگ مدینے کو شکیل
یاد سرور مجھے تڑپانے لگی

نعت طٰہٰ

انکے جو غلام ہو گئے
افضل المقام ہو گئے
منسلک ہو ہیں حضور سے
ہاں وہ شاد کام ہو گے

۲

رکھدیا نبی پہ سر
فائز المرام ہو گئے
لامکاں میں مرے مصطفیٰ
رب سے ہمکلام ہو گئے

۳

نسبت حضور سے میرے
کتنے اونچے دام ہو گئے
جب اٹھی نگاہ مصطفیٰ
اپنے سارے کام ہو گئے

۴

بس انہیں کے حکم کی ہے دیر
سارے انتظام ہو گئے
جو گئے در رسول پر
وہ ذی احترام ہو گئے

۵

جو بھی اے حضور آپکے
عشق میں تمام ہو گئے
مرتبہ نہ ان کا پوچھئے
وقت کے امام ہو گئے

۶

آخرت کو بھول کر شکیلؔ
نفس کے غلام ہو گئے

نعت یٰسٓ

اپنے مذہب کے لئے جان لٹا دی جائے
وقت آ جائے تو گردن بھی کٹا دی جائے

ہو نہ آرام جسے سارے زمانے سے اگر
نعت محبوب خدا اس کو سنا دی جائے

اپنے دربار مقدس میں مجھے بلوا کر
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دی جائے

بعد مرنے کے فقط اتنی دعا ہے یا رب
انکے کوچے میں میری خاک اڑا دی جائے

شدتِ موت سے جب آئے پسینہ مجھ کو
دامن سرور عالم کی ہوا دی جائے

میرا ایمان ہے امداد وہ فرمائیں گے
دل سے گر سرور عالم کو صدا دی جائے

ہے نہ منصب کی طلب اور نہ دولت کی ہوس
اک جھلک گنبد خضریٰ کی دکھا دی جائے

چوں چرا جو بھی کرے شان نبوت میں شکیلؔ
ایسے گستاخ کی گردن ہی اڑا دی جائے

نعت مبارک

شایان محمد ہو بیاں شان محمد ﷺ
خود خالق اکبر ہے ثنا خوان محمد ﷺ

خوشبو سے معطر ہیں دو عالم کی فضائیں
مہکا ہوا کتنا ہے گلستان محمد ﷺ

سلطان جہاں اپنی اَمارت پہ ہیں نازاں
ہے فخر ہمیں ہم ہیں غلامان محمد ﷺ

کیا اُس کو جلا پائے گی دوزخ کی تمازت
حاصل ہو جسے نسبت خاصان محمد ﷺ

اے خالق کونین فقط اتنی دعا ہے
ہاتھوں سے نہ چھوٹے کبھی دامان محمد ﷺ

کرتے ہیں ملائک بھی سلام آکے ادب سے
اللہ رے کیا شان ہے، کیا شان محمد ﷺ

وہ دین کے دشمن ہیں شریعت کی عَبا میں
تسلیم جو کرتے نہیں فرمان محمد ﷺ

جبرئیل جو سرکار کے ہمراہ سفر ہیں
ممکن ہے شکیلؔ ان کو ہو عرفان محمد ﷺ

نعت اقدس

میری آرزو میری جستجو میرا مدعا وہ زمین ہے
شہ انبیا شہ دوسرا جہاں لامکاں کا مکین ہے
شب و روز بارش نور ہے اک عجیب دلربا سین ہے
جہاں جلوہ فرما ہیں مصطفیٰ وہ دیار کتنا حسین ہے
دیا حکم جس نے قتال کا وہ یزید دشمن دین ہے
کیا جس نے قتل حسین کو وہ کمین شمر لعین ہے
بے نظیر ہیں بے مثال ہیں وہ جو آمنہ بی کے لعل ہیں
جو کہے رسول کو مِنْ ـــــــــــ وہ وہابی نجدی کمین ہے
تیری عادتیں تیری خصلتیں ہوں بیان کس سے فضیلتیں
کہ یہ ساری دنیا میرے نبی ہاں تیرے کرم کی رہین ہے
میں غریب ہوں نہیں اس کا غم ہیں بڑے کریم شہ امم
وہ بلائیں گے مجھے ایک دن، یہ تو مجھ کو پختہ یقین ہے
ہم انہیں کے گیت سنائیں گے ہم انہیں سے دل کو لگائیں گے
یہی ہے نجات کا راستہ ہاں یہی تو دین متین ہے
ہم انہیں کا نعرہ لگائیں گے دل دیوبندی جلائیں گے
یہی ہے رضا کا پیام حق یہی حب سرور دین ہے
بڑے احترام سے کام لو، یہاں جذبۂ جنوں تھام لو
کہ بجائے پا چلو سر کے بل یہ حرم کی پیاری زمین ہے
نہ خدا کا خوف رہا تجھے نہ نبی کی شرم و حیا رہی
انہیں اپنا بھائی بنا لیا، تو وہابی کتنا کمین ہے
میری نعت میں ہوں فصاحتیں اور فن عروض بلاغتیں
کہیں اہل بزم بھی جھوم کر کہ شکیل کتنا ذہین ہے

نعت مقدس

افضل نہ ملے گا کوئی بہتر نہ ملے گا
دنیا میں کوئی مثل پیمبر نہ ملے گا
اخلاق میں عادات میں اطوار میں کوئی
اللہ کے محبوب سا دیگر نہ ملے گا
گھٹ گھٹ کے میں مرجاؤں اسی آس میں مولیٰ
دیدار کو کیا ان کا مجھے در نہ ملے گا؟
تاریخ میں ڈھونڈھو گے پہاڑوں میں بھی لیکن
اسود سا کوئی آپ کو پتھر نہ ملے گا
اللہ نے ایسا انہیں بے مثل بنایا
آقا کا کو دوستو ہمسر نہ ملے گا
کافر تو بہت گزرے ہیں گزریں گے جہاں میں
بو جہل سا بدتر کوئی کافر نہ ملے گا
اشجار قلم کر لو سمندر کو سیاہی
حق نعت محمد کا ادا کر نہ ملے گا
آرام کیا جس پہ نبی اور علی نے
اس شان کا لوگوں کہیں بستر نہ ملے گا
مسرور نہ کر پائیں گی دنیا کی یہ خوشیاں
جب تک کہ شکیل ان کا مجھے در نہ ملے گا

نعت مختار

بہارِ زندگی ویراں ہو ان کے روٹھ جانے سے
چمن شاداب رہتا ہے گلوں کے مسکرانے سے

بجھے آتشکدے روتے ہوئے بھی مسکرا اُٹھے
جہاں روشن ہوا سرکار کے تشریف لانے سے

بھکاری پیٹ بھر کھائیں وہ خود فاقہ کشی کر لیں
سبق صبر و رضا کا سیکھ لو ان کے گھرانے سے

دو عالم کر دیئے اللہ نے زیرِ نگیں ان کے
قمر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے انگلی کے اٹھانے سے

مقدر کا سکندر ہے زمانے میں انوکھا ہے
بلاوا جس کا آ جائے نبی کے آستانے سے

نجات اُخروی ہے نعت گوئی میرے آقا کی
شکیل امید ہے وہ بخش دیگا اس بہانے سے

نعت سرکار

ہوا جب نبی کا کرم دیکھ لینا
رہے گا نہ کوئی بھی غم دیکھ لینا
بلائیں گے شاہ اُمم دیکھ لینا
مدینے کو جائیں گے دیکھ لینا

نبی کا اگر معجزہ دیکھنا ہو
تو پتھر پہ نقش قدم دیکھ لینا
بروز قیامت عذاب خدا سے
بچائیں گے شاہ امم دیکھ لینا

نبی کے کرم سے میری زندگی کے
نکل جائیں گے پیچ و خم دیکھ لینا
نہ جائے گا کوئی بھی بندہ نبی کا
جہنم خدا کی قسم دیکھ لینا

چھپا لے چھپا لے تو خود کو منافق
کھلے گا کسی دن بھرم دیکھ لینا
شکیل ان کی نعتیں لکھے جا تو دل سے
رہے گا یوں ہی محترم دیکھ لینا

نعت حضور

تمہارے نام کی برکت سے گلشن ہے بہاروں پر
تمہارے نام سے کشتی لگی اپنے کناروں پر

تمہارے چہرہ انور سے ہر عالم منور ہے
تمہارا نور ہی بکھرا ہوا ہے چاند تاروں پر

سمجھ پائے گا کوئی کیا نبی کی عظمت و رفعت
نبی کا تذکرہ تحریر ہے قرآں کے پاروں پر

کیا اللہ نے مخلوق کو سرکار کے تابع
مہ و خورشید بھی حرکت کریں ان کے اشاروں پر

گرفتار بلا ہیں گردش حالات کے ہاتھوں
کرم فرمائیں گے سرکار آخر بے سہاروں پر

چلے جب قصد ہجرت کر کے طیبہ کی طرف آقا
بڑی مایوسیاں طاری تھیں مکہ کے نظاروں پر

خدا کے حکم سے ہیں اولیاء جب درد کے درماں
تو سنی کیوں نہ جائے بول انے نجدی مزاروں پر

ادا ہو کس طرح سے شکریہ ان کا شکیل اختر
بہت احسان ہیں سرکار کے ہم گن ہگاروں پر

باغ رسالت

نہ ہوگا غم اسے پھر تنگ دستی اور غربت کا
جسے بھی ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا
اٹھا کر ہاتھ دینا واسطہ انکی محبت کا
ازل سے ہے یہ شیوہ آجتک اہل عقیدت کا
شرف حاصل یقیناً ہو ہی جائیگا زیارت کا
اشارہ جب کبھی بھی ہو گیا ان کی عنایت کا
خدا نے ہے بنایا ان کو مالک ساری خلقت کا
بیاں کیا کر سکے گا کوئی آخر ان کی عظمت کا
کہیں لکھا ہے مدثر کہیں یٰسین کہیں طٰہٰ
سبق قرآن سے ملتا ہے ہم کو ان کی رِفعت کا
طریق مصطفیٰ پر زندگی اپنی بسر کر لو
یہی ہے راستہ بس ایک سیدھا سادا جنت کا
کوئی صدیق اکبر تو کوئی فاروق اعظم ہے
نرالا رنگ ہے ہر بلبل باغ رسالت کا
شکیلؔ خستہ جاں کر نا زپنی زندگی پر تو
شرف حاصل ہے تجھ کو اپنے آقا کی وساطت کا

یاد میں سرکار کی آنسو بہانا سیکھ لو
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگانا سیکھ لو

سیکھ لو کربل میں ابن حیدر کرار سے
دین کی خاطر لہو اپنا بہانا سیکھ لو

سیکھ لو کربل میں ابن حیدر کرار سے
سر بسجدہ زیر خنجر مسکرانا سیکھ لو

مومنوں کی شان ہے اسلام کی پہچان ہے
اپنے چہرے پر ذرا داڑھی رکھانا سیکھ لو

کام آئے گا بروز حشر پیارے بھائیو
دین کی تعلیم کو پڑھنا پڑھانا سیکھ لو

سیکھ لو کربل میں ابن حیدر کرار سے
خون دینا گھر لٹانا سر کٹانا سیکھ لو

ہے مبارک سنتِ حسان بن ثابت شکیل
بزم میں سرکار کی نعتیں سنانا سیکھ لو

نعت پاک

جانے کب آئیگا ان کے گھر سے دعوت دیکھئے
جانے کب ہوگی مدینے کی زیارت دیکھئے

بستر شاہ دو عالم پر ہوا سونا نصیب
حضرت مولیٰ علی حیدر کی قسمت دیکھئے

پہلوئے سرکار میں مدفن رہے گا حشر تک
حضرت صدیق اکبر کی یہ عظمت دیکھئے

بھیک دیں اور خود کہیں گے جاا ے بھکاری ہو بھلا
رحمۃ للعلمین کی شانِ رحمت دیکھئے

کون کہتا ہے وسیلہ کام آئیگا نہیں
رب نے امت بخش دی ان کی بدولت دیکھئے

چاند دو ٹکڑے ہوا اشجار نے کلمہ پڑھا
خسرو کون و مکاں کی شان و عظمت دیکھئے

عاشقان اعلیٰ حضرت اور غلامان حسین
جا رہے ہیں جھومتے وہ سوئے جنت دیکھئے

غسل کے تختے پہ بھی تھا ستر پوشی کا خیال
مفتی اعظم کی یہ زندہ کرامت دیکھئے

شہپر جبرئیل آگے بڑھ نہ پائے اے شکیل
وہ گئے سدرہ سے آگے انکی رفعت دیکھئے

بگڑی بنائیں گے چلو چلو شہر مدینہ
قسمت جگائیں گے چلو چلو شہر مدینہ
فرقت میں گزری ہے دل کی کہانی جو
ان کو سنائیں گے چلو چلو شہر مدینہ

سچی عقیدت سے خاک مدینہ کو
سرمہ بنائیں گے چلو چلو شہر مدینہ
طیبہ کی راہوں میں آقا کی گلیوں میں
پلکیں بچھائیں گے چلو چلو شہر مدینہ

آقا کے روضے پر رو کر شکیلؔ اختر
نعتیں سنائیں گے چلو چلو شہر مدینہ

یا سیدی حبیبی بلوایئے مدینہ
دشوار ہو گیا ہے ہندوستاں میں جینا

قرآن پاک انکی مدحت کا ہے خزینہ
وَالَّیلُ انکی زلفیں والـنُّـور ان کا سینہ

ہے حسن مصطفیٰ سے شرمندہ ماہ کامل
جو اپنے جیسا سمجھے وہ ہے بڑا کمینہ

ہم کو بھی ساتھ لے لے ہم رہ گئے اکیلے
او راہی مدینہ او راہی مدینہ

یا شافع قیامت کیجئے نگاہ رحمت
دریائے معصیت میں ڈوبا میرا سفینہ

آو کہ پھر منائیں میلاد مصطفیٰ کی
تا کہ تشکیل اپنا روشن ہو قلب و سینہ

بیکار ہے ایسے جینا چلو شہر مدینہ
کھل جائے قسمت کا زینہ چلو شہر مدینہ

کھاتا ہے ہر اک اپنا بیگانہ پلتا ہے ٹکڑوں سے سارا زمانہ
آقا ہیں شاہ خزینہ چلو شہر مدینہ

پائے نبی کا یہ اعجاز دیکھو، سارے جہاں میں ہے ممتاز دیکھو
پیارے نبی کا مدینہ، چلو شہر مدینہ

روضہ کو دیکھو جالی کو چومو، منت مرادوں کو دامن پسارو
جل جائے نجدی کمینہ چلو شہر مدینہ

واللہ وہ ہر مرض دوا ہے اکسیر ہے فائدہ ہے شفا ہے
لائیں گے خاک مدینہ چلو شہر مدینہ

نعت نبی تا دم مرگ پڑھنا غفلت شکیل اس سے ہرگز نہ کرنا
بخشش کا ہے یہ قرینہ، چلو شہر مدینہ

☆☆☆

کر سکے ہم نہ کچھ زندگانی میں
پھنس گئے نفس کی حکمرانی میں

زندگی کی حقیقت ہے مثل حباب
کر لو اچھے عمل زندگانی میں

بادشاہ زمن مفلس و تاجور
کون باقی رہا دار فانی میں

رفتہ رفتہ چلا جائیگا ہر بشر
کوئی بچپن میں کوئی جوانی میں

جم کے حکم شریعت بیاں کیجئے
خوف کس بات کا حق بیانی کیجئے

لوٹ کر وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
کر عبادت ریاضت جوانی میں

کوئی لغزش نہ ہو اے شکیل حزیں
ہو کے محتاط رہنا جوانی میں

سوچتے رہ جایئے

سوچیۓ کیا ہے خدا اور سوچتے رہ جایئے
سوچیۓ لوگو ذرا اور سوچتے رہ جایئے

پتھرں نے بھی نبی کے حکم سے کلمہ پڑھا
سوچیۓ کیسے پڑھا اور سوچتے رہ جایئے

انکے انگلی کے اشارے سے قمر ٹکڑے ہوا
سوچیۓ کیسے ہوا اور سوچتے رہ جایئے

ایڑیوں سے آب زمزم کا کنواں جاری ہوا
سوچیۓ کیسے ہوا اور سوچتے رہ جایئے

غوث نے سو سال کے مردہ کو زندہ کر دیا
سوچیۓ کیسے کیا اور سوچتے رہ جایئے

غوث نے اک وقت میں ستر کے گھر دورہ کیا
سوچیۓ کیسے کیا اور سوچتے رہ جایئے

شاہ مینا نے ہر اک پتے پہ قرآن پڑھ دیا
سوچئے کیسے پڑھا اور سوچتے رہ جائیے

اعلیٰ حضرت نے کیا قرآن حفظ اک ماہ میں
سوچئے کیسے کیا اور سوچتے رہ جائیے

خواجۂ اجمیر نے کاسہ میں ساگر بھر لیا
سوچئے کیسے بھرا اور سوچتے رہ جائیے

مفتیٔ اعظم نے تختہ پر ستر کو ڈھک لیا
سوچئے کیسے ڈھکا اور سوچتے رہ جائیے

ڈوبا سورج بھی اشارے میں پلٹ آیا شکیلؔ
سوچئے کیسے پھرا اور سوچتے رہ جائیے

شیر خدا ہوتا ہے

جو بھی سرکار دوعالم پہ فدا ہوتا ہے
مرتبہ اسکا زمانے میں بڑا ہوتا ہے

بھیک ملتی ہے زمانے کو انہیں کے در سے
انکے در سے ہی زمانے کا بھلا ہوتا ہے

میرے سرکار کی انگلی کا اشارہ پاکر
چاند واللہ دو حصوں میں جدا ہوتا ہے

آپ محبوب خدا ہیں تو اسی نسبت سے
ہر محبّ آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے

سارے سجدوں میں وہ سجدہ ہے عبادت کا صلہ
وہ جو آقا کی محبت میں ادا ہوتا ہے

منسلک ہو کے بریلی سے جو برگشتہ ہوا
وہ زمانے کی نگاہوں میں برا ہوتا ہے

خاتمہ خیر سے ہوگا ہے یہ ایمان میرا
جو بھی اللہ کے ولیوں سے جڑا ہوتا ہے

پل میں سرکار دو عالم کی نگاہوں سے شکیلؔ
کوئی صدیق کوئی شیر خدا ہوتا ہے

بلبل باغ مدینہ تجھے کہتے ہیں شکیلؔ
محفل نعت میں جس وقت کھڑا ہوتا ہے

تجھے پیکر صدیق وصفا جانا

اے شاہ امم لِلّٰہ کرم تقدیر کو میری جگا جانا
یا در پہ بلا لینا مجھ کو یا خواب میں میرے آ جانا

یا شاہ رُسُل دانائے سبل سردار جہاں مولائے کل
ویران ہے دل کا میخانہ جلووں سے اپنے بسا جانا

ترا رتبہ ایسا عالی ہے سنسار میں شان نرالی ہے
کفار نے تجھ کو امین کہاں تجھے پیکر صدق وصفا جانا

اے عقل وخرد کے پرستارو مشرک ہم کو نہ ٹھہراوٗ
ہمنے انکو نہ خدا مانا اور نہ ہی خدا سے جدا جانا
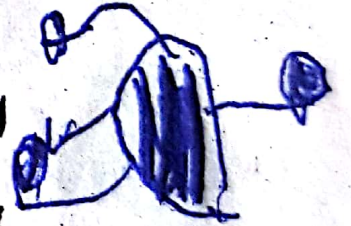
کھل جائینگی گلشن میں کلیاں پلکوں سے بُہاروں گا گلیاں
قسمت سے جب انشاء اللہ ہوگا میرا طیبہ جانا

یوں نعت شکیلؔ مضطر ہونا ہر لفظ میں عشق سرور ہو
وجدان سا ایک محفل پر ہو، اشعار کچھ ایسے سنا جانا

دربار مدینہ والے کا

اک روز مدینے والے کا اک بار مدینے والے کا
ہمکو بھی دکھا دے اے مالک دربار مدینہ والے کا

خطبہ کوئی کیا لکھ پائیگا سرکار مدینے والے کا
کونین میں سب سے اونچا ہے مینار مدینے والے کا

ہم اس لئے طیبہ جانے کی ہر وقت تمنا کرتے ہیں
جنت سے بھی سندر لگتا ہے دربار مدینے والے کا

محشر میں وہ پیٹا جائیگا دوزخ میں جلایا جائیگا
جس نے بھی کیا ہے دنیا میں انکار مدینے والے کا

اللہ تو اپنی رحمت سے اتنا دے شکیل بے زر کو
ایک روز تو میں بھی کر آؤں دیدار مدینے والے کا

آستانہ نبی کا

مقدر میں ہے آستانہ نبی کا
تو دیکھیں گے ہم آشیانہ نبی کا

زمانوں سے بہتر زمانہ نبی کا
گھرانوں سے افضل گھرانہ نبی کا

جسے دیکھنے کو ترستی ہیں آنکھیں
ہے دربار کتنا سہانا نبی کا

ہوئی ظلمت کفر دنیا سے رخصت
ہوا جبکہ دنیا میں آنا نبی کا

سوئی گمشدہ مل گئی عائشہ کو
ہوا جس گھڑی مسکرانہ نبی کا

ہے تطہیر کا جس کی قرآن قائل
ہے ایسا مطہر گھرانہ نبی کا

دو عالم ہیں واللہ سایہ کے نیچے
ہے کتنا وسیع شامیانہ نبی کا

شکیل حزیں مغرفت چاہتے ہو
پڑھے جاؤ دل سے ترانہ نبی کا

مسکراتے جائیں گے

اس طرح وہ فیض کا دریا بہاتے جائیں گے
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

رنگ لائے گی محبت سرور کونین کی
حشر میں انکے دیوانے مسکراتے جائیں گے

وقت آئے گا اگر ایسا کوئی اسلام پر
راہ میں اسلام کی ہم سر کٹاتے جائیں گے

پیاس کی شدت سے جب بے چین ہونگے حشر میں
جام کوثر کے شہ کوثر پلاتے جائیں گے

پل سے امت پار ہو جائیگی دم میں اے شکیلؔ
ربِّ سلم کی صدائیں وہ لگاتے جائیں گے

طالب دیدار ہے

آمنہ کے لعل سے جس کو بھی الفت پیار ہے
دونوں عالم میں عزیزو اس کا بیڑا پار ہے

دامن حسرت پسارے در پہ عاصی ہیں کھڑے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

نجدیو ! تم ہوش میں آجاؤ اب بھی دیکھ لو
ورنہ ہاتھوں میں ہمارے حیدری تلوار ہے

رخ سے پردہ اب ہٹا دیجے میرے ماہ تمام
آپ کا ہر اک فدائی طالب دیدار ہے

دامن امید بھر لیتا ہے سائل با خدا
سرور کونین کا ایسا سخی دربار ہے

دم میں جب تک دم ہے ہاں کر لیجئے حسن عمل
قبر کی محشر کی منزل سخت ہے دشوار ہے

کور آنکھوں کو نظر کیا خاک آئیگا شکیلؔ
انکے در کا چاہنے والا بہت ہوشیار ہے

سلام کہہ دینا

درِ حضور پر زائر پیام کہہ دینا
مدینہ جاکے بصد احترام کہہ دینا
تڑپ رہا ہے تمہارا غلام کہہ دینا
مرے حضور سے میرا سلام کہہ دینا

میں پھر رہا ہوں زمانے کی ٹھوکریں کھاتا
بُلا کے در پے کرو شاد کام کہہ دینا

بیاں کس سے کروں داستان غم اپنی
سنو تمہیں میرے ماہِ تمام کہہ دینا

نہیں ہے کوئی سہارا فقط تمہارے سوا
حضور حضرتِ خیر الانام کہہ دینا

گنہگار ہیں لیکن صفِ قیامت میں
حضور ہم کو تم اپنا غلام کہہ دینا

پہونچ کے گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں
شکیلؔ قلب حزیں کا سلام کہہ دینا

نعت پاک

صفات مصطفیٰ کیوں کر بیاں ہو
خدا خود آپ کا نغمہ سرا ہے

لگا کر دل کو اُن سے دیکھئے تو
نبی کے عشق میں کتنا مزہ ہے

جو اُن کو اپنے جیسا کہہ رہا ہے
بڑا کمبخت ہے نجدی گدھا ہے

فلک پر چاند دو ٹکڑے ہوا ہے
اشارہ آپ نے جسدم کیا ہے

صَدِیقِ غار نے بھی یہ کہا ہے
مراتب ان کا رب ہی جانتا ہے

یہ جنت چیز کیا ہے چل کے دیکھو
در سرکار کتنا دلکشا ہے

بروز حشر فرمائیں گے آقا
چلو جنت کا دروازہ کھلا ہے

درود پاک پڑھیئے چلتے پھرتے
برائے روح یہ اچھی غذا ہے

تمہارا مرتبہ اللہ اکبر
درختوں نے تمہیں سجدہ کیا ہے

شکیلؔ ازہری محتاط ہو کر
یہ محبوب خدا کا تذکرہ ہے

انتظار مدینہ

ہے قلب حزیں غم گسار مدینہ
نظر کو ہے بس انتظار مدینہ

یہ سب مصطفیٰ کے ہے قدموں کی برکت
بڑا ہے جہاں میں وقار مدینہ

ہے بیچین دل منتظر ہیں یہ آنکھیں
دکھا دے الٰہی دیار مدینہ

کبھی عکس گیسو کبھی رخ کا جلوہ
ہے پر کیف لیل و نہار مدینہ

رہے دل گرفتار الفت میں انکی
بنوں کاش میں خاکسار مدینہ

کبھی تو دکھائیں گے دربار آقا
کبھی جائیں گے غم کے مارے مدینہ

شکیلؔ اب خیال دگر کیا کریگا
نظر میں چڑھا ہے خمار مدینہ

رسول انام آئے

آئے آئے رسول انام آئے ☆ لیکر اللہ کا وہ پیام آئے

دشمنوں کو دعائیں دیں سرکار نے
رحمت دو جہاں رب کے دلدار نے
ہر مصیبت میں سب کے وہ کام آئے
آئے آئے رسول انام آئے

ان کے جیسا نہ کوئی بھی انسان ہے
ایسے ذیشان محبوب رحمٰن ہیں
سارے نبیوں کے بن کر امام آئے
آئے آئے رسول انام آئے

بھائی چارہ بڑھا دشمنی مٹ گئی
نور سے کفر کی تیرگی چھنٹ گئی
لیکر ایسا وہ پیارا نظام آئے
آئے آئے رسول انام آئے

ہے شکیل حزیں کی یہی التجا
یوں ہی پڑھتا رہے نعت شاہ ھدیٰ
مرتے دم بھی زباں پر یہ نام آئے
آئے آئے رسول انام آئے

تضمین بر اشعار علامہ حسن بریلوی

تیرگی ظلمت اندھیرا ہو گیا　　　جب سے دل ان سے بیگانہ ہو گیا
کس لئے اور کیوں یہ ایسا ہو گیا　　　دل میرا دنیا پہ شیدا ہو گیا

اے میرے اللہ یہ کیا ہو گیا

سیم و زر اور نا حکومت دیجئے　　　اس پریشاں کی خبر لے لیجئے
کس طرح میں پھنس گیا مت پوچھئے　　　کچھ میرے بچنے کی صورت کیجئے

وہ تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

انگلیاں لیموں کے بدلے کٹ گئیں　　　عورتیں جب دیکھنے پر ڈٹ گئیں
خوبرو مہ پر نگاہیں لٹ گئیں　　　حسن یوسف پر زلیخا مٹ گئیں

آپ پر اللہ شیدا ہو گیا

کوئی دکھ اور نا کوئی رنج و محن　　　ان کے کوچے میں ملے چین و امن
ہے عقیدہ اے شکیل خستہ تن　　　جا پڑا جو دشت طیبہ میں حسن

گلشن جنت گھر اس کا ہو گیا

منقبت در شان امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا خدا لکھ دے فقط اتنا میری تقدیر میں
عمر بھر روتا رہوں میں بھی غم شبیر میں

آنکھ سے گرتے ہی آنسو پیدا ہوتے ہیں گہر
کتنا لا قیمت ہے یہ رونا غم شبیر میں

سن کے سب کے سب یزیدی لرزہ براندام تھے
کسقدر تھا ولولہ شبیر کی تقریر میں

سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہ کھاتے تھے کبھی
سیرت سرکار پائی سیرت شبیر میں

گر نہ جائے پشت انور سے کہیں انکا حسین
اس وجہہ سے سر اٹھائے ہیں نبی تاخیر میں

حبّ اہل بیت ہے ایمان کی پختہ دلیل
صاف لکھا ہے یہی قرآن کی تفسیر میں

سامنے بیٹے کا لاشہ پھر بھی آہ و اف نہیں
کسقدر ہے صبر و ہمت حضرت شبیر میں

بھوکے پیاسے راہِ حق میں سر کٹا کرائے شکیلؔ
خوں دیا شبیر نے اسلام کی تعمیر میں

منقبت در شان سیدنا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حق تعالیٰ کے دلارے غوث پاک
شاہ بطحا کے ہیں پیارے غوث پاک
دستگیر بے کساں فریاد رس
بے سہاروں کے سہارے غوث پاک
پیر پیراں پیشوائے اولیاء
اللہ اللہ یہ وقار غوث پاک
غوث کا دامن نہ چھوڑینگے کبھی
سنیوں کے ہیں یہ نعرے غوث پاک
قبلۂ دیں کعبۂ ایمان ہیں
کیوں نہ پھر سنی پکارے غوث پاک
دستگیری کو وہ آئیں گے ضرور
کوئی دل سے تو پکارے غوث پاک
مشکلات و رنج و غم دکھ درد میں
کام آتے ہیں ہمارے غوث پاک
در پہ آنے کو بہت بے چین ہیں
ہند میں عاشق تمہارے غوث پاک
التجا ہے بارگاہ ناز میں
ہو مجھے دید مزار غوث پاک
قبر میں کہنا فرشتوں سے شکیل
ٹھہرو آتے ہیں ہمارے غوث پاک

اوّل

منقبت در شان سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

مریض عشق کے غم کی دوا غریب نواز
دل غریب کے دل کی صدا غریب نواز

بنایا ہم نے تمہیں جاؤ ہند کا راجہ
درِ رسول سے آئی صدا غریب نواز

پڑی جو جوگی کے سر پر کھڑاؤں خواجہ کی
تب آیا اس کی سمجھ میں ہیں کیا غریب نواز

سما گیا آنا ساغر ذرا سے کوزہ میں
تمہارا رتبہ ہے کتنا بڑا غریب نواز

مجھے یقین ہے محشر میں بخش دیگا خدا
طفیل حضرت خواجہ پیا غریب نواز

نہیں ہے ڈر ہمیں مرقد کا اے جہاں والو
ہمارا ورد ہے صبح مسا غریب نواز

ڈوبو دو یا کہ ترا دو شکیل کی کشتی
تمہارے ہاتھ ہے اب لاج غریب نواز

دوئم

منقبت درشان سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

خواجۂ خواجگاں غریب نواز
مرکز عاشقاں غریب نواز

قبلہ چشتیاں غریب نواز
مطلع سالکاں غریب نواز

چھوڑ کر آپ کا در اقدس
اور جائیں کہاں غریب نواز

بخشا جائے بروز حشر شکیلؔ
آپ کا مدح خواں غریب نواز

سوئم

منقبت در شان سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

دین کے پیشوا غریب نواز
عاشق مصطفیٰ غریب نواز

تم نے دکھلا دیا غریب نواز
خلد کا راستہ غریب نواز

لاکھوں کفار کر دیئے مومن
مرحبا مرحبا غریب نواز

آپ جب آئے ہند میں آیا
کفر پر زلزلہ غریب نواز

بخش دی آپ نے خدا کی قسم
تیرگی میں ضیا غرہب نواز

آپ کے دم قدم سے ہے روشن
دین کا بجھتا دیا غریب نواز

مشعل راہ ہے ہمارے لئے
آپ کا نقش پا غریب نواز

پار مجھدھار سے ہوا بیڑا
جب کہا میں نے یا غریب نواز

مرغ اور قورمے سے بھی بہتر
تیرا دلیا لگا غریب نواز

جنتی ہے تمہارا شیدائی
با خدا با خدا غریب نواز

کس سے جا کر کہوں بپت اپنی
کیجئے مجھ پر دیا غیرب نواز

مجھ بھکاری کو کچھ عطا کر دو
تم ہو بحر سخا غریب نواز

رشک سلطان ہو گیا ہے شکیلؔ
جب سے تیرا ہوا غریب نواز

سلام بحضور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

آفتاب شہادت پہ لاکھوں سلام
ماہتاب صداقت پہ لاکھوں سلام
فاتح کربلا ابن مشکل کشا
نور عین رسالت پہ لاکھوں سلام
بھوکے پیاسے راہ حق میں قرباں ہوئے
انکے صبر و قناعت پہ لاکھوں سلام
سر ہو سجدہ میں گردن پہ شمشیر ہو
ایسی بے مثل طاعت پہ لاکھوں سلام
غم کے طوفان ہیں پھر بھی ثابت قدم
پیکر استقامت پہ لاکھوں سلام
وہ ہیں سردار شبّاب اہل جناں
انکی شان اَمارت پہ لاکھوں سلام
طائرہ سدرہ جھولا جھلائیں جنہیں
انکی عز و کرامت پہ لاکھوں سلام
جنکی صورت تھی آقا سے ملتی ہوئی
ایسی شکل و شباہت پہ لاکھوں سلام
جنکی پاکی کا قرآن میں ذکر ہے
بھیج انکی طہارت پہ لاکھوں سلام
تا دم مرگ پڑھ ائے شکیل حزیں
انکی شانِ سیادت پہ لاکھوں سلام

منقبت درشان حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

مرے حاجت روا مصطفیٰ خاں رضا
میرے مشکل کشا مصطفیٰ خاں رضا
میرے غم کی دوا مصطفیٰ خاں رضا
میرے دل کی صدا مصطفیٰ خاں رضا
فیض و رحمت کا چشمہ عطائے نبی
کانِ جود و سخا مصطفیٰ خاں رضا
تم نے لہرا دیا پرچم سنیت
مرحبا مرحبا مصطفیٰ خاں رضا
سیدی مرشدی شیخی مولائے من
ابن احمد رضا مصطفیٰ خاں رضا
دین کے غم میں ہر دم رہے مضطرب
با خدا با خدا مصطفیٰ خاں رضا
روزِ محشر کا خطرہ نہیں ہے شکیل
ہیں وسلیہ میرا مصطفیٰ خاں رضا

منقبت بحضور قبلہ احمد حسین میاں صاحب کھیرہ شریف

نظر میں گلشن گھیرہ میری سمایا ہے
حضور احمد حسن نے اسے بسایا ہے

اسی زمین پہ ہیں امداد حسین جلوہ نما
انہیں کے فیض سے گھیرا یہ جگمگایا ہے

تمہاری شان پہ قربان شاہ احمد حسین
تمہارے در پہ سلامی کو شیر آیا ہے

تبرکات مدینہ بھی ہیں یہاں موجود
نبی کے شہر سے یہ فیض بھکے آیا ہے

سفینہ ان کا کبھی ڈوب ہی نہیں سکتا
جنہوں نے نا خدا ولیوں کو گر بنایا ہے

کرم کرو میرے مرشد کرم کے پیکر ہو
بڑی امید لگائے شکیل آیا ہے

منقبت بحضور قبلہ علی احمد شاہ میاں رحمۃ اللہ علیہ فرید پور

شاہ علی احمد شاہ میاں کا رتبہ ایسا عالی ہے
چرچا انکا گلی گلی اور ہر گلشن ہر ڈالی ہے

دادا میاں کے در کا جو بھی منگتا اور سوالی ہے
زیست میں اسکی دنیا والو خوشحالی خوشحالی ہے

جب بھی کسی نے رنج والم میں شاہ علی احمد جو کہا
ڈوبتی اسکی نیّا بھنور سے فوراً تم نے نکالی ہے

فیل کریں دنیا کے اطبا اور پیام موت سنائیں
بگڑی اس نے اپنی آ کر تیرے در پہ بنالی ہے

عظمتوں کے یہ حامل ہیں واللہ ولیٔ کامل ہیں
رتبہ دادا میاں کا اونچا اور شان نرالی ہے

دور رہے گا ہر آفت سے ہے میرا ایمان شکیلؔ
خاک اٹھا کر در کی تمہارے جس نے اپنے لگالی ہے

یادِ پدر

افسوس سر سے باپ کا سایہ چلا گیا
بے فکر زندگی کا سہارا چلا گیا

برکت تھی جس کے دم سے ہمارے مکان میں
یعنی وہ برکتوں کا خزینہ چلا گیا

افسوس کس کے باپ سے جا کر کہیں گے باپ
داغِ یتیمی دے کے وہ ہنستا چلا گیا

اک پل ہمیں قرار نہیں ہے ترے بغیر
روتا سسکتا چھوڑ کے کیسا چلا گیا

مایوس ہیں عزیز و اقارب کے مسئلے
خوشیوں کو لیکے خوشیوں کا دولہا چلا گیا

پابند وہ نماز کا سنت کا پاسدار
وقتِ نزع بھی کلمہ سناتا چلا گیا

مجھ جیسے غم نصیب کو چین آئے کس طرح
بابِ بہشت کا وہ نظارہ چلا گیا

سب سو رہے تھے رات کی تنہائی تھی شکیلؔ
گلشن اُجاڑ کر کوئی اپنا چلا گیا

یاد مادر

ہر گھڑی یاد ان کی آتی ہے
یادِ مادر مجھے رلاتی ہے

کتنے نازوں سے مجھ کو پالا تھا
اب اکیلا ہی چھوڑ جاتی ہے

ماں کے قدموں کے نیچے ہے جنت
یہ حدیث نبی بتاتی ہے

چھن گئی ہائے گھر سے اب رونق
اب تو کوئی خوشی نہ بھاتی ہے

لاکھ آباد ہو یہ گھر لیکن
پھر کہاں اب وہ بات آتی ہے

اشک آنکھوں میں ڈبڈباتے ہیں
شکل مادر جو یاد آتی ہے

قبر میں ہو نہ کوئی بھی تکلیف
لب پہ میرے دعا یہ آتی ہے

ایک ماں کے سوا شکیلؔ اپنا
کون ہمدرد کون ساتھی ہے

سہرا

زہے مقدر کہ بن کے آیا ہے پہلی فصل بہار سہرا
سجا ہے دولہا کے روئے زیبا یہ کیسا یہ شاندار سہرا
ہر شکر تیرے لئے خدایا کہ آج شادی کا دن دکھایا
چمن میں عشرت کا گل کھلایا بنا ہے جان بہار سہرا

صدا یہ دیتے ہیں دادی دادا لحد سے اپنی عزیز نانا
مبارک اے لاڈلے مبارک تجھے یہ لڑیاں یہ ہار سہرا
چچی جان کے لئے ہے ہر ایک لڑی انکے دل کی دھڑکن
دعاؤں سے آج انکی دیکھو بندھا ہے یہ باوقار سہرا

ہر ایک ماموں ممانی خالی وخالو چچی نے بڑھ کے دل سے
حسین رخ پہ کیا مزین گھما کے ہاتھوں سے پیار سہرا
عجیب منظر ہے کیف وور خوشی میں ڈوبا ہوا ہے سب گھر
عزیز واحباب لے کے آئے ہیں اپنے ہاتھوں میں ہار سہرا

نصیب روشن بطرز احسن طرب کے کنگن میں ہے سہاگن
خوشی میں آنگن مگن ہے مالکن مسرتوں کی بہار سہرا
عجیب نقش و نگار پائے کہ گوندھ کر دوست لائے گجرے
ہر اک براتی یہ کہہ رہا ہے میں تجھ پہ صدقے نثار سہرا

سمجھنے والے اگر نہ سمجھیں تو ان کے احساس کی کمی ہے
چھپا کے لایا ہے اپنے دامن کی وسعتوں میں بہار سہرا
ادا ہو پیارے نبی کی سنت ہر ایک مسلماں کو ہو عنایت
اسی طرح اے شکیل رضوی لکھے تو لیل و نہار سہرا

سَلام علیکم

رسولِ مُعَظَّم سلامٌ عَلَیُک
حبیب مُکَرَّمُ سلامٌ عَلَیُک

فدا بَر تُو جانم سلامٌ عَلَیُک
تشهنشاہ عَالَمُ سلامٌ عَلَیُک

نہ دانم نہ گویم علاوہ ازیں
حَبِیبم رسولم سلامٌ عَلَیُک

کریمی حبیبی شفیع الامم
کرم حال زارم سلام علیک

تری ذات ھے وجھہ کون و مکان
کہ ائے فخر آدم سلام علیک

تمھارے ھی صدقے میں اے مصطفی
بنا سارا عالم سلامٌ علیک

مرے لب پہ اے کاش جاری رھے
نکلتا ھو جب دم سلامٌ علیک

خدایا ھمیں شوق ایسا تو دے
پڑھیں ان پہ ھر دم سلامٌ علیک

شکیل انکی الفت میں تم جھوم کر
پڑھو ان پہ دائم سلام علیک

حضور کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب میں معراج کے سفر سے واپس لوٹا تو میرے جسم سے پسینہ کا پہلا قطرہ گرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قطرے سے گلاب کا پھول پیدا فرمایا۔ جو کوئی مسلمان گلاب کا پھول سونگھے اور مجھ پر درود نہ پڑھے اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (فیضان شریعت، باب درود و سلام)

درود مفتیٔ اعظم

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

وَعَلٰى ذُوِيْهِ وَاٰلِهٖ اَبَدَ الدُّهُوْرِ وَكَرَّمَا

حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے مندرجہ بالا درود کے سو سے زائد فوائد بتلائے ہیں۔

ہر نماز کے بعد اس درود کو دس مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد فوائد ظاہر ہونگے۔ فقط

سگِ نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
المدیح النبی
رشحات قلم۔ شکیل فرید پوری